محمد الیاس

طالبانائزیشن.........اور.........ماڈرنائزیشن

پاکستان میں روز اول سے ایک طبقہ ملک کی نظریاتی اور اقتصادی بنیادوں کو کمزور کرنے کے در پے ہے۔ اس طبقے نے اپنی حرکت و عمل کیلئے نہایت خوش نما عنوانات اختیار کئے ہیں، یعنی روشن خیالی، وسیع النظری اور ترقی پسندی روشن خیال لوگوں نے پاکستان میں یورپی اور ہندو تہذیب کو رائج کیا۔ ایک ایسا تہذیبی آمیختہ جو سراسر مخرب اخلاق ہے، اس لیے کہ یہ کافرانہ بھی ہے، مشرکانہ بھی ہے اور ملحدانہ بھی۔ یہ وہ ''پاکستانی تہذیب'' ہے جو انسانی اور ایمانی نہیں، حیوانی اور شیطانی عناصر و عوامل سے مرکب ہے۔ اسے تہذیب نہیں کہا جا سکتا۔ یہ ایک بیماری ہے کہ جس کے اثرات اور علامات ہمارے رویوں میں ظاہر ہوتے ہیں وہ سب روّیے، جو ''تہذیبِ نو'' کے مرعوبین اور محصورین سے خاص ہیں، اور جن رویوں کے حاملین جہاد کو دہشت گردی بت شکنی کو ظلم و ناانصافی اور دین داری کو بنیاد پرستی قرار دیتے ہیں۔ یوں تو ان تہذیبی مریضوں، جمہوری جانوروں اور معاشی حیوانوں کا وجود وطنِ عزیز کیلئے بجائے خود ایک مسئلہ، ایک روگ، ایک سانحہ اور ایک عذاب ہے، لیکن ان کا سب سے بڑا مسئلہ پاکستان ''طالبانائزیشن'' سے بچانا اور ''ماڈرنائزیشن'' میں مبتلا کرنا ہے۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے ''تہذیبی درآمدات'' کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

اس سلسلے میں جو تازہ تحائف درآمد کئے گئے ہیں، ان میں ''بسنت'' اور ''جشنِ بہاراں'' جیسی ''خوشنما'' رسومات بھی شامل ہیں۔ بسنت، ایک ہندوانہ رسم جو ایک گستاخِ رسول کی یاد میں منائی جاتی ہے بسنت کی فضول خرچیوں میں کروڑوں روپے ضائع کر کے پاکستانی معیشت کو کمزور کرنے والے کہاں کے محبِ وطن ہیں؟ اور پھر ''جشنِ بہاراں'' کے نام سے ایک نئی رسم کا اضافہ کس بات کا غماز ہے؟ کیا اس بات کا کہ ملک میں بجلی آئے روز مہنگی، پانی روز بروز کم یاب اور بدامنی و قتل و غارت عروج پر ہے، لہٰذا ''جشن بہاراں'' منایا جائے اور گھر پھونک کر تماشا دیکھا جائے۔

گزشتہ کئی سالوں سے جدت پسندوں نے ایک اور رسم بد ''اپریل فول'' کا اضافہ کر کے قوم کو فضول، غیر شرعی، غیر اخلاقی کاموں پر لگا کر اس کو اصل مقصد سے ہٹایا جا رہا ہے ''اپریل فول'' جو کہ ہر سال یکم اپریل کو منایا جاتا ہے، تکذیب و استہزا کا امتزاج کیونکر ہے۔ اس موقع پر بولا جانے والا بے تحاشا جھوٹ متعدد جانوں کے ضیاع کا باعث بنا ہے جس جوش و خروش اور جذبے کے تحت ''مغربی تہذیبیں'' منائی جاتی ہیں یہ تو یورپ و دیگر مغربی ممالک میں بھی ''متروک عمل'' کا درجہ حاصل کر چکی ہیں۔ پھر یہ سیاسی لقندرے اور جمہوری چقندرے ان تہذیبوں کو منانے کیلئے کیوں بے چین و بے قرار رہتے ہیں مغرب کی ظلمتِ شب میں کھو جانے والے اسلام کی روشن صبح کے دامن میں کیوں پناہ نہیں لیتے؟ انہیں ایسا کرنے سے کونسی طاقت مانع ہے۔ اپنے آپ کو قعرِ مذلت سے نکال سے گلشنِ اسلام کے پاک و پوتر اور معطر پھولوں سے

اپنے من کو مہکانے سے کیوں قاصر ہیں۔ ایک بار ظلمتِ کذب کی ٹیڑھی راہوں کو چھوڑ کر عظمتِ صدق کے صراطِ مستقیم پر اپنے آپ کو چلائیں۔

حال ہی میں ملتان سمیت بعض شہروں میں ڈاگ شو منعقد کیئے گئے۔ جس طرح یہ لوگ کتے کے ساتھ محبت کا اظہار کرتے ہیں اس کے لباس، خوراک، علاج کا خیال رکھتے ہیں جس طرح کتے کی آرائش ونمائش کی جاتی ہے اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟ صرف یہ کہ ''کتا کلچر'' کے مٹھی بھر دلدادگان کو اس ملک کے کروڑوں لوگوں کی بھوک، ننگ، افلاس اور کس مپرسی و بے چارگی پر ہنسنے کی اجازت ہے۔ انہیں اس ملک کی نظریاتی شناخت اور دینی روایات سے کوئی علاقہ نہیں۔ ''پاک سرزمین'' پر بسنے والے یہ ناپاک لوگ عملاً بتا رہے ہیں کہ ان کے نزدیک کتا ایک ناپاک جانور نہیں ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کتے کے بارے میں فرمایا کہ جس گھر میں کتا ہو، اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور جس ملک میں کتا کلچر ہو.....؟

یورپ کی اندھی تقلید کا ایک اور شاخسانہ ''ویلنٹائن ڈے'' ہے، جس کا مقصد بے حیائی اور اوباشی کو فروغ دینا ہے۔ اس موقع پر قومی اخبارات کی خصوصی کوریج نہایت معنیٰ خیز ہے۔ روزنامہ ''جنگ'' نے ''ویلنٹائن ڈے'' کے موقع پر خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا اور حیوانی خواہشوں اور شہوانی جذبوں سے سرشار عوام وخواص کے پیغامات شائع کیئے روزنامہ ''جنگ'' کو یہ ''اعزاز'' بھی حاصل ہے کہ وہ آئے روز مختلف لادین اور اسلام دشمن لوگوں کو نمایاں کرنا اور انٹرویو شائع کرتا رہتا ہے مثلاً ڈاکٹر مبارک علی ہو، عاصمہ جہانگیر ہو یا حمزہ علوی ہو۔

یہ سب رویئے ایک کم سواد دوں نہاد اور بے بنیاد ''تہذیب'' میں مبتلا لوگوں کے رویے ہیں، مریضانہ رویے بنیاد پرستوں سے خائف ''بے بنیادوں'' اور فکر وعملی آوارگیوں سے آلودہ ''جدیدیوں'' کے رویے ان رویوں سے نمٹنے کیلئے طالبان کا عمل اور مولانا ظفر علی خانؒ کا قلم درکار ہے ظفر علی خانؒ جس نے کہا تھا۔

تہذیبِ نو کو منہ پر وہ تھپڑ رسید کر
جو اس حرام زادی کا حلیہ بگاڑ دے

(بقیہ از صفحہ ۲۳)

میرا بیٹا شہید ہے، ماتم نہ کیا جائے: والد کی ہدایت غازی حق نواز جھنگویؒ کے والد شیخ خالد محمود نے کہا ہے کہ میرا بیٹا شہید ہے اور وہ جنت میں ہے بدھ کو صاحبزادے کی موت پر ماتم کرنے والے افراد سے انہوں نے کہا کہ وہ ماتم نہ کریں وہ ایک مشن پر شہید ہوا اور ہم کامیاب ہو گئے۔ (بشکریہ روزنامہ ''اوصاف'' اسلام آباد یکم مارچ 2001ء)

جنازہ کا جلوس ایک کلومیٹر لمبا تھا شیخ حق نواز جھنگوی کے جنازہ کا جلوس تقریباً ایک کلومیٹر لمبا تھا اور نماز جنازہ میں 20 ہزار کے قریب لوگ شریک ہوئے ہزاروں افراد مساجد میں نماز جنازہ کے اعلان کا انتظار کرتے رہے اور نماز جنازہ کا اعلان نہ ہونے کے باعث شرکت سے محروم رہے۔ (بشکریہ روزنامہ ''خبریں'' ملتان یکم مارچ 2001ء)